Darul ifta Darul uloom

کیا بس ، فلائنگ کوچ ، ریل گاڑی اور جہاز میں فرض نماز پڑھی جا سکتی ہے ؟

اسلام علیکم مفتی صاحب

(1) کیا بس ، فلائنگ کوچ ، ریل گاڑی اور جہاز میں فرض نماز پڑھی جا سکتی ہے ؟
۔ قیام و قعود صحیح طور پر ہو ؟
(2) ۔ قیام پر قادر نہ ہو (گاڑی کی وجہ سے) اور سجدہ د صحیح طور پر ہو ؟
(3) قیام پر قادر نہ ہو (گاڑی کی وجہ سے) اور سجدہ اور رکوع بھی اشارہ سے کرے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱،۲......ہوائی جہاز، ریل، بس یا کوچ میں نماز پڑھنے سے متعلق درجِ ذیل تفصیل ہے:

(الف) ہوائی جہاز، ریل یا بس وغیرہ میں اگر فرض نماز پڑھنی پڑ جائے تو جو شخص قیام پر قادر ہو تو اس پر حتی الامکان کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرنا لازم ہے، چنانچہ اگر ریل یا بس میں قیام کی حالت میں گرنے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں ہاتھوں سے سیٹ یا کسی اور چیز کو پکڑا جا سکتا ہے۔ اگر کسی نے شرعی معذوری کے بغیر بیٹھ کر فرض نماز ادا کر لی تو اس کا لوٹانا لازم ہوگا۔

(ب) اسی طرح اگر کوئی شخص قیام پر تو قادر ہے لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا ممکن نہ ہو مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے کی جگہ میسر نہ ہو جیسا کہ عموماً بس میں یہ صورت پیش آتی ہے، تو بس ڈرائیور کو حکمت کے ساتھ بس روکنے کے لئے کہا جائے، اگر وہ نہ مانے اور نماز کے وقت میں بس سے اتر کر نماز ادا کرنا مشکل ہو اور اس میں کھڑے ہو کر قبلہ رخ نماز ادا کرنا بھی ممکن نہ ہو تو مجبوری میں بیٹھ کر نماز ادا کر لی جائے، البتہ بعد میں اس نماز کو لوٹانا ضروری ہے، یہی حکم جہاز اور ریل میں بھی ہے کہ اگر قیام پر قادر شخص کے لئے جہاز میں یا ریل میں بھیڑ وغیرہ (یعنی کسی انسانی رکاوٹ) کی وجہ سے کھڑے ہو کر قبلہ رخ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو مجبوری میں بیٹھ کر نماز پڑھ لی جائے لیکن بعد میں اس کا اعادہ کرنا لازم ہوگا (لانہٗ عذر من جهة العباد)۔

(ج) لیکن اگر کوئی شخص قیام پر قادر ہی نہیں ہے مثلاً بہت ضعیف شخص ہے جو عام حالات میں بھی قیام نہیں کر سکتا یا کسی شخص کے لئے کسی شرعی معذوری کی وجہ سے ریل یا بس میں قیام کرنا بہت دشوار ہو یعنی قیام کرنے میں کسی ضرر کا اندیشہ ہو مثلاً کوئی بوڑھا آدمی ہے اس کے قیام کی صورت میں گرنے کا قوی اندیشہ ہے، یا حاملہ عورت ہے تو ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی گنجائش ہے، البتہ قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔ ایسی مجبوری کی صورت میں بعد میں اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (مأخذہٗ التبویب بتصرف: ۱۵/۱۲۳۰)

۳......قیام سے متعلق تفصیل اوپر ذکر کی جا چکی، جہاں تک رکوع اور سجدے کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ جو شخص باقاعدہ رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہو تو اس پر باقاعدہ رکوع اور سجدہ کرنا لازم ہے، اگر کوئی شخص بھیڑ وغیرہ کی وجہ سے سجدہ سر ٹکا کر نہیں کر سکا بلکہ اشارہ سے کیا تو اس پر نماز کا اعادہ لازم ہوگا لیکن اگر کوئی شخص کسی عذر مثلاً کمر یا گھٹنے میں شدید تکلیف کے باعث سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ اشارہ سے سجدہ کر سکتا ہے جیسا کہ ریل یا بس سے باہر عام حالات میں بھی جو شخص زمین پر سجدہ کرنے سے عاجز ہو تو اس کے لئے اشارہ کرنا جائز ہے، البتہ سجدہ کے اشارے میں رکوع کی بنسبت زیادہ جھکنا ضروری ہے۔

فی البحر الرائق :(١٤٩/١)

وفی الخلاصة وفتاوی قاضی خان وغیرهما الأسیر فی ید العدو إذا منعه الکافر عن الوضوء والصلاة یتیمم ویصلی بالإیماء ثم یعید إذا خرج وکذا لو قال لعبده إن توضأت حبستك أو قتلتك، فإنه یصلی بالتیمم ثم یعید کالمحبوس؛ لأن طهارة التیمم لم تظهر فی منع وجوب الإعادة وفی التجنیس رجل أراد أن یتوضأ فمنعه إنسان عن أن یتوضأ بوعید قیل ینبغی أن یتیمم ویصلی ثم یعید الصلاة بعد ما زال عنه؛ لأن هذا عذر جاء من قبل العباد فلا یسقط فرض الوضوء عنه اهـ.فعلم منه أن العذر إن کان من قبل الله تعالی لا تجب الإعادةوإن کان من قبل العبد وجبت الإعادة ـ والله تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/رجب ۱۴۳۷ھ

۲۲/اپریل ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۱۷/۷/۱۴۳۷ھ